جلد ۲۷ | مورخہ ۳ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶۶

قادیان میں بعض سکھوں کے فساد انگیز ارادہ کے خلاف نیشنل لیگ کیا کرنا چاہتی ہے

جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے

قادیان ۲۰ مارچ - کل بعد نماز عشاء نیشنل لیگ قادیان کا جو غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب مرزا عبدالحق صاحب بی - اے ایل - ایل - بی - صدر آل انڈیا نیشنل لیگ بعض سکھوں کے ایک اعلان کے متعلق منعقد ہوا۔ اور جس کا مختصر ذکر کل کے پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس کی مفصل روئداد درج ذیل کی جاتی ہے :-

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ کی تقریر

تلاوت اور نظم کے ساتھ جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے تقریر کی جس میں بیان کیا۔ کہ ہم ایک پُرامن پابند قانون جماعت ہیں۔ اور ہماری ہمیشہ ہی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ نہ صرف خود با امن رہیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی با امن شہری کی زندگی بسر کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ پھر ہم ہر وقت صلح کا ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اپنی ہمسایہ اقوام کی ہر جائز امداد کرتے رہتے ہیں۔ سکھوں نے جب کبھی ہم سے کسی قسم کی امداد چاہی۔ خواہ وہ کسی مقدمہ میں ہو۔ یا کسی اور کام میں۔ یا انہوں نے کوئی مالی یا کسی اور رنگ کی اعانت طلب کی ہو۔ تو ہم نے حتی الوسع ہمیشہ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور آپس کے تعلقات کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی سعی کرتے رہے ہیں۔ باوجودیکہ انہوں نے کئی مواقع پر ہمارے خلاف قدم اٹھایا۔ مگر ہم اپنے طریق عمل پر قائم رہے۔ مثلاً سکھوں نے ہمارے مذبح کو قانون شکنی کرتے ہوئے گرایا۔ لیکن جب ان کے ایک لیڈر سردار کھڑک سنگھ صاحب یہاں آئے تو بعض سکھوں کی تمام مخالفانہ حرکات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور پرتپاک استقبال کیا۔ ان کے گلے میں ہار ڈالے۔ اور ان کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا مگر انہوں نے یہاں کے بعض سکھوں کی مخالفانہ باتیں سُن کر ہمارے خلاف اشتعال انگیز تقریر کی اور جوش میں یہاں تک کہہ دیا۔ کہ ہم قادیان کی عمارتوں کی اینٹوں کو بیاس کے دریا میں پھینک دیں گے :-

غرض بعض سکھوں نے ہمیشہ ہمسایگی کے حقوق پائمال کرنے کی کوشش کی۔ ان لوگوں کی ایسی حرکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہیں۔ اس وقت بھی ہمارے آدمیوں پر حملے کیا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھوں سے ٹوکریاں اور کدالیں چھین لیتے تھے۔ اور ان کو مٹی تک ڈالنے سے روکتے رہتے تھے۔ حالانکہ قادیان میں ہر قسم کے مالکانہ حقوق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خاندان کو حاصل تھے۔

اب بھی اسی قسم کا ایک واقعہ رونما ہوا ہے یعنی ایک ایسی زمین جس کے مالک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے بھائی ہیں۔ اس کے متعلق سکھ یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ وہاں مٹی ڈال کر۔ یا کوئی چھوٹا موٹا مکان بنا کر اپنا قبضہ جمالیں اور اب انہوں نے ایک جلسہ کر کے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ۲۳ مارچ کو اس جگہ پر قبضہ کرنے کے لئے دیوان کریں گے ہم حکومت کو قبل از وقت ان کی اس فتنہ انگیزی اور شرارت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کرتے ہیں کہ مالکان کے حقوق کی حفاظت کی جائے اور ظالم کا ہاتھ روکا جائے۔ کیونکہ اگر اس بات کی اجازت دیدی جائے۔ کہ جو چاہے اپنے ساتھ چند آدمی لیکر کسی کے گھر پر چڑھائی کرے۔ تو امن برباد ہو جائیگا اور قانون کی کچھ وقعت نہ رہیگی۔ ہم کسی کے حقوق پر دست اندازی کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ جو زمین ہماری ہے۔ اس پر کوئی جابرانہ اور ظالمانہ قبضہ کر لے۔ ایک شخص گیانی ہری سنگھ یہاں آیا ہوا ہے اور اس سے قبل جب بھی وہ آیا۔ تو اس نے یہاں کے لوگوں کو لڑانے کی کوشش کی اور مجھے معلوم ہے کہ پولیس کی ڈائریوں میں اس کی فتنہ انگیز تقریریں لکھی جاتی رہی ہیں مگر باوجود اس کے تعجب ہے۔ کہ حکومت نے اس شخص کو امن کے برباد کرنے کے لئے کھلا چھوڑ رکھا ہے۔

329

آج ایک جگہ بازار میں اس نے وہ اعلان پڑھا جو اس میٹ کے متعلق بورڈ پر لکھا ہوا تھا۔ اس جگہ جہاں احمدیوں کی دوکانیں بکثرت ہیں۔ سر بازار اونچی آواز سے کہنا شروع کر دیا۔ کہ احمدی بڑے جھوٹے ہیں۔ یہ ہمیشہ ہی جھوٹ بولتے اور لوگوں کو دھوکا دیتے رہتے ہیں۔ اس طرح احمدیوں کو اشتعال دلایا گیا۔ لیکن جب اسکو موثر نہ دیکھا۔ تو ایک سکھ نے کہا یہ احمدی چیز ہی کیا ہیں۔ اڑھائی منٹ بھی نہ لگیں گے کہ ہم ان کا اپنی کرپانوں سے صفایا کر دینگے۔ یہ ان لوگوں کی طرف سے چیلنج ہے۔ مگر کیا کوئی باغیرت احمدی اس کو برداشت کر سکتا ہے۔ اور ان کی ان جابرانہ کارروائیوں پر خاموش رہ سکتا ہے (اس پر مجمع نے متفقہ طور پر کہا ہم ہرگز برداشت نہیں کر سکتے)

گو ہمیں یقین ہے کہ گورنمنٹ فساد تک نوبت نہ پہونچنے دیگی۔ مگر جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ گورنمنٹ کی مشینری ذرا دیر کے بعد حرکت میں آیا کرتی ہے۔ اگر اس موقعہ پر بھی حکومت کی مشینری دیر سے حرکت میں آئے تو کیا ہم اس چیلنج پر خاموش رہیں گے (مجمع نے یکزبان کہا ہرگز نہیں)

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ ۲۳ مارچ کو تیار رہے۔ تاکہ اگر سکھ اپنی قوت و طاقت سے ہماری زمین پر قبضہ کرنا چاہیں۔ تو ہم ان کو ایسا نہ کرنے دیں۔ بلکہ اپنی چیز کی حفاظت کر سکیں۔

شیخ محمود احمد صاحب کے بعد جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر

ہمارے سکھ بھائیوں کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ وہ ہماری مقبوضہ زمین میں دیوان کرنا چاہتے ہیں نیشنل لیگ کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں بسنے والی قوموں کے اتحاد و محبت کے خلاف جو بھی تحریکیں رونما ہوں۔ ان کا سدباب کرے اور انکو کچل دے مگر ہمارے سکھ بھائی اس وقت جو قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ ایسا قدم ہے کہ وہ اس آزادی کے جذبہ کے صریح خلاف ہے۔ جو ہندوستان کی اقوام حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اس لئے ایسے جذبہ کو ملک کے لئے اور ملک میں بسنے والی تمام اقوام کی خاطر روکنا ضروری ہے۔ میں اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ وہ زمین کس کی ہے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جب عدالت کی طرف رجوع کیا جا چکا ہے۔ عدالت نے سکھوں کے نام حکم امتناعی بھی جاری کر دیا ہے۔ کہ جب تک فیصلہ نہ ہو جائے سکھ اس زمین میں کوئی مداخلت نہ کریں۔ تو سکھ کیوں قانون کو ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ گو عدالت کو چاہیئے کہ اس کا جلد فیصلہ کرے۔ لیکن ایسی صورت میں جبکہ مقدمہ ابھی عدالت میں ہے۔ کیا کوئی متمدن قوم یہ طریق عمل اختیار کر سکتی ہے۔ کہ عدالت کے فیصلہ کا انتظار کئے بغیر قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ضروری ہے کہ جو لوگ قانون کی خلاف ورزی کرنا چاہیں۔ اور امن کو برباد کرنا چاہیں۔ ان کے اس جذبہ کا مقابلہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ معاملہ کسی ایک قوم سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ تمام متمدن اقوام سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ملک کا امن برباد کرنے والا ہے۔ پس سکھ بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا یہ چیلنج صرف جماعت احمدیہ کے حقوق پر قبضہ کر لینے سے تعلق نہیں بلکہ ساری دنیا کی متمدن اقوام کو ہے۔ قادیان کے سکھ دوستوں نے کبھی یہ غور نہیں کیا۔ کہ ہمارے قریب ہی بلکہ ہمارے گھروں کے سامنے ایک گوردوارہ ہے جو مسجد کو تبدیل کر کے بنایا گیا ہے۔ اس کی شکل ابھی تک مسجد کی ہے۔ کیا اگر ہم اس وجہ سے کہ یہ تو ہماری مسجد تھی۔ اس سے سکھوں کو نکالنے کی کوشش شروع کریں۔ تو امن قائم رہ سکیگا؟ پھر وہ کیوں اس سے زیادہ خطرناک قدم اٹھانا چاہتے ہیں ۔ یہ قدم ان لوگوں کی طرف سے اٹھایا جانے لگا ہے۔ جن کے سرکردہ لیڈروں کی عزت میرے دل میں ہے۔ کیونکہ انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے بہت جدوجہد اور قربانی کی ہے۔ مگر ہمارے سکھ بھائی غور کریں۔ جو طریق وہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ وہ عزت کا کوئی جذبہ باقی رہنے دیگا؟

پس جہاں میں سکھ بھائیوں کو اپنے رویہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں میں حکومت سے بھی کہتا ہوں۔ کہ اسے اپنی عدالت کے حکم کا احترام کرانا چاہیئے جبکہ حکم امتناعی کے ذریعہ سکھوں کو اس زمین میں تا فیصلہ دخل دینے سے روکا جا چکا ہے۔ تو دراصل سکھوں کے اس چیلنج کا رخ اس عدالت کی طرف ہے جس کی طرف سے حکم امتناعی جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقتاً خود حکومت کو چیلنج ہے پس متمدن حکومت کے ابتدائی فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنی عدالتوں کے فیصلہ جات کا احترام کرائے۔ اور کسی قوم کے حقوق میں کسی کو مداخلت کی اجازت نہ دے۔ لیکن اگر کوئی حکومت اس ابتدائی فرض کو بھی پورا نہ کرے تو وہ متمدن حکومت نہیں کہلا سکتی۔ باوجود اس کے کہ ہم نے سکھوں کو بھی اور حکومت کو بھی قبل از وقت توجہ دلا دی ہے۔ اگر دونوں نے اپنے اپنے فرائض پر نگاہ نہ کی۔ تو میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ہم میں سے کوئی ایک فرد بھی زندہ ہے۔ وہ ہرگز کسی کو اپنے حقوق پر جابرانہ چھاپہ نہیں مارنے دیگا۔ اور ہرگز گوارا نہ کریگا کہ ہمارے حقوق ہم سے چھین جائیں (آوازیں ہم ہرگز یہ برداشت نہیں کرینگے۔)

پس سکھ ہمیں ایسا قدم اٹھانے پر مجبور نہ کریں۔ اور حب الوطنی کو مدنظر رکھ کر آپس میں اتحاد و محبت بڑھانے کی کوشش کریں۔ ورنہ وہ یاد رکھیں کہ ہماری جماعت کا بچہ بچہ قربان ہونا پسند کریگا۔ مگر کوئی یہ قبول نہ کرے گا کہ ہمارے حقوق کو جابرانہ تلف کیا جائے۔ (آوازیں ہم ہرگز برداشت نہ کریں گے۔) ہم حکومت پر بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ جب تک ہم میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہے وہ کبھی گوارا نہ کرے گا۔ کہ کوئی قوم ہمارے حقوق میں جابرانہ طور پر دست اندازی کرے۔ اور ہم پر ظالمانہ رنگ میں حملہ آور ہو۔ کوئی ایک انچ زمین بھی ہم سے جبراً نہیں چھین سکتا۔ اگر کوئی قوم ایسی غلط فہمی میں مبتلا ہو۔ تو اُسے دُور کر دے۔ ہم پر جو بھی حملہ آور ہوگا۔ وُہ خدا کے فضل سے پاش پاش ہو جائیگا۔ کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس کرپانیں ہیں مگر کرپانیں کیا دنیا کا کوئی بھی حربہ اس جذبہ کو نہیں کچل سکتا۔ جو ہمارے اندر ہے۔ پس سکھ امن اور قانون کے دشمن نہ بنیں۔ اور ایسا قدم نہ اٹھائیں۔ کہ ہمیں اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مجبور ہونا پڑے۔

اس کے بعد جناب مرزا عبدالحق صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے ایل ایل بی کی تقریر

شیخ عرفانی صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب کی تقریروں کے بعد کسی تقریر کی ضرورت تو نہیں تاہم میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس وقت سوال کسی زمین کے ٹکڑے کا نہیں زمین کے کئی ٹکڑے ہم سکھوں اور بعض دوسرے لوگوں کو ضرورت پر دیتے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ بعض سکھ اس وقت سائل کی حیثیت

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ مارچ - آج پانچ بجے بعد دوپہر بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام بخیریت سندھ پہونچ گئے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

میاں انس احمد صاحب اور بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نزلہ اور شدید بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ ریتی چھلہ کے عقب میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تقریر کی۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ ضلع لائلپور کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۲۱) اسماء الحسنٰی

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ اللہ کے سوا بعض اسمائے الٰہی ایسے بھی ہیں۔ جو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنے ناجائز ہیں۔ مثلاً رحمٰن۔ قیّوم مالک یوم الدّین۔ لیکن بعض اسماء الٰہی کا اطلاق خدا تعالےٰ کے سوا دوسروں پر بھی ہوسکتا ہے۔ اور وُہ یہ ہیں۔ ربّ حفیظ۔ علیم۔ رؤف۔ رحیم۔ شکور بصیر۔ سمیع۔ ولی۔ حق۔ حلیم شہید۔ شفیع۔ قوی۔ کریم۔ جبّار وغیرہ۔ حوالے آپ خود نکال لیں ؛

(۴۲۲) حضرت ابراہیم کے امتحانات

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّھُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ یعنی ابراہیم پر اللہ تعالےٰ نے ابتلا ڈالے۔ تو انہوں نے اس امتحان میں سو فیصدی نمبر لئے۔ کوئی ابتلا نہ تھا۔ جو ان پر نہ آیا ہو اور کوئی امتحان نہ تھا۔ جو انہوں نے پورے طور پر پاس نہ کیا ہو۔

پہلا امتحان تو وطن برادری۔ عزیز اور جائداد چھوڑنے کا اس وقت پیش آیا جب انہوں نے بُت توڑے تھے۔ اور آگ میں ڈالنے کی تیاری ہوئی۔ آخر ان کو ہجرت کرنی پڑی۔ صرف بیوی سارہ ہمراہ تھی ؛

دوسرا ابتلاء اسی بیوی کے متعلق پیش آیا۔ جب شاہ مصر نے اسے جبراً بلوالیا۔ مگر خدا نے اس کی عزت بچائی ؛

تیسرا ابتلا پھر ایک زمانہ کے بعد آیا۔ اس میں دوسری بیوی۔ اور اکلوتے بچے کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑنا پڑا۔ مگر یہ امید تھی۔ کہ شاید اسمٰعیل کسی طرح زندہ بچ گیا ہو ؛

چوتھا امتحان پھر اسی لڑکے کے متعلق ہے جو قریباً جوان ہوگیا تھا۔ خواب دیکھا۔ کہ اسے ذبح کرتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کو تیار ہوگئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے عین وقت پر روک دیا ؛

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ابتلاء اور امتحان معمولی نہ تھے۔ گھر بار وطن جائداد رشتہ دار برادری سب چھوڑے۔ جان خطرہ میں پڑی۔ پھر بڑی بیوی کا ابتلا آیا۔ پھر دوسری بیوی اور بچہ کا پھر لڑکے کو ذبح کرنے کا۔ مگر ایک دفعہ بھی تو ابراہیم نے ہچکچاہٹ ظاہر نہیں کی۔ ہر امتحان میں پاس ہُوا۔ اور ہر امتحان میں پورے نمبر لئے۔ پھر کیوں ابوالانبیاء اور امامِ دُنیا نہ بنایا جاتا ؛

(۴۲۳) وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ

وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (تکویر) یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے۔ جب زندہ درگور لڑکی کی بابت پُرسش ہوگی۔ یا خود اس سے پوچھا جائے گا۔ کہ اُسے کس گناہ کے بدلے قتل کیا گیا سو وُہ یہی زمانہ ہے۔ کہ لوگوں سے بھی پُرسش ہوتی ہے۔ اور خود اس سے بھی پوچھا جاتا ہے۔ مراد خود اس سے سوال کرنے سے یہ ہے۔ کہ بذریعہ پوسٹ مارٹم کے اس کے جسم اور اعضاء سے دریافت کیا جاتا ہے اور علم لیا جاتا ہے۔ کہ اس کی موت کا کیا باعث ہے؟ آیا ڈبو کر ماری گئی۔ یا گلا گھونٹ کر۔ یا افیم دے کر۔ سو وُہ خود اس کا جواب دے دیتی ہے۔ کہ مجھے مارا گیا ہے۔ اور کس طرح اور موت طبعی طور سے ہوئی ہے۔ یا غیر طبعی طور سے ؛

(۴۲۴) وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

نہ صرف یہ کہ بکثرت اشتہارات۔ رسالے اور کتابیں شائع ہوں گی۔ بلکہ یہ مطلب بھی ہے۔ کہ ڈاک خانہ کا رواج ہوجائے گا۔ اور کروڑوں خطوط روزانہ دُنیا میں تقسیم ہُوا کریں گے ؛

(۴۲۵) وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ

نہ صرف یہ کہ اس زمانہ میں بداعمالیاں اس قدر بڑھ جائیں گی کہ دوزخ میں ان کی وجہ سے جوش آجائے گا۔ بلکہ آلاتِ حرب اسلحۂ آتشین۔ گولہ بارود اور جنگیں اس قدر مہیب ہوجائیں گی۔ کہ گویا دُنیا میں آگ ہی آگ ہے ؛

(۴۲۶) الخُنّس الجوار الکُنّس۔

پھر جانے والے۔ سیدھا چلنے والے۔ ٹھہر جانے والے۔ یہ وُہ سیّارے ہیں۔ جو نظامِ شمسی کے اندر اور زمین کی برادری میں داخل ہیں۔ باقی سب ستارے ایک ہی طرف چلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن سیّارے چونکہ سُورج کے گرد گھومتے ہیں۔ اور زمین بھی اسی طرح چکر کھاتی ہے۔ اور ہر ایک کی رفتار میں فرق ہے۔ اس لئے یہ کبھی ایک طرف چلتے نظر آتے ہیں۔ پھر ٹھہر جاتے یا ڈوب جاتے ہیں۔ پھر واپس ہوتے ہیں اس طرح کبھی یہ شام کو مغرب میں دکھائی دیتے ہیں۔ اور کبھی صبح کے وقت مشرق میں۔ پس ان کا ترجمہ ہُوا Planets یعنی مرّیخ۔ زحل۔ مشتری۔ زہرہ۔ عطارد وغیرہ کواکب ؛

(۴۲۷) مَنی اور نُطفہ۔

یہ دونوں لفظ قرآن مجید میں کئی جگہ آتے ہیں "منی" کا لفظ مشہور ہے "نطفہ" سے مطلب وُہ حصہ منی کا جس سے بچہ بنتا ہے یعنی سپرمیٹوزوا۔ اور اووَم Spermatozoa - and - Ovum اسی لئے فرمایا۔ کہ اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰی (قیامہ)

(۴۲۸) مشک و عنبر

نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ (نحل) یعنی اللہ تعالےٰ نے گوبر اور خون میں سے خالص۔ پاکیزہ اور لذیذ دودھ تم کو پلاتا ہے۔ گوبر بھی نجاست ہے۔ اور خون بھی نہایت درجہ سڑنے والی۔ اور حرام چیز ہے۔ مگر اس حکیم کی مشینری کو دیکھو۔ کہ قدرتی چھلنیوں میں چھنکر کیسی عمدہ غذا نکل آتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ جو پچاس روپیہ تولہ کا مُشک ہوتا ہے۔ اور جس سے بڑھ کر فوری مقوّیٔ قلب Stimulant کوئی دوا اب تک ایجاد نہیں ہُوئی اور سَتّر روپیہ تولہ کا عنبر جس کو بڑے بڑے اُمراء فرحتِ مزاج کے لئے خرید کر کھاتے ہیں۔ ان کی اصلیت سنو۔ تو حیران ہوجاؤ۔ مشک تو ایک ہرن کے حشفہ کا میل ہے۔ جو اس کی مستی کے ایام میں قدرت اس لئے پیدا کرتی ہے۔ تاکہ اس کی خوشبو پر ہرنیاں کھچی چلی آئیں۔ اور عنبر وھیل مچھلی کا پاخانہ ہے۔ جو مدتوں سمندر کی لہروں میں دُھل دُھل کر صاف ہوجاتا ہے۔ اور آخر میں گوند کی طرح بن جاتا ہے۔ اور لہریں اسے کنارہ پر پھینک دیتی ہیں۔ یا کشتیوں والے اٹھا لیتے ہیں ؛

(۴۲۹) قادیان میں کیوں ہجرت کیجاتی ہے

قادیان نہ کوئی تجارتی منڈی ہے۔ نہ یونیورسٹی۔ نہ صدر مقام گورنمنٹ کا جہاں ملازمتیں ملتی ہوں۔ پھر احمدی کیوں یہاں ہجرت کرکے آتے۔ مکانات بناتے۔ اور اپنی آئندہ نسل کو اس جگہ آباد کرنے کا کیا مقصد ہے سُنیئے وُہ مقصد اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ یعنی اے رب میں نے اس غیر آباد علاقہ میں جو اپنی اولاد کو آباد کیا ہے تو صرف اس لئے کہ وُہ نماز کو قائم کریں۔

بس یہ مقصد ہے جس کے لئے ہم سب لوگ یہاں آباد ہُوئے ہیں۔ اور اسی کو ہمیں اپنی آئندہ نسل کے ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ تمام دین کا خلاصہ نماز ہے اور بس ؛

دریا کے کنارے

چند روز ہوئے مکرم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ایک لائبریری قائم کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی تھی۔ اس کا عنوان دریا کے کنارے مجھے بہت پسند آیا۔ اور ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نظم ہے۔ آج کل اس علاقے میں مخدوم و محترم چودھری فتح محمد صاحب اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں جماعت کے ساتھ مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب فرمائے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم

تبلیغ کا میدان ہے دریا کے کنارے ۔۔۔ اک قوم پریشان ہے دریا کے کنارے
آؤ اسے ہم راہ ہدایت کی دکھائیں ۔۔۔ جو بے سروسامان ہے دریا کے کنارے
صیاد کمیں گاہ میں کیوں چھپ کے ہے بیٹھا ۔۔۔ چٹیل سا یہ میدان ہے دریا کے کنارے
پیاسا نہ رہے کوئی پیو اور پلاؤ ۔۔۔ اک چشمۂ فیضان ہے دریا کے کنارے
کیا پوچھتا ہے وجہ طربناکی عالم ۔۔۔ یہ دودۂ سلطان ہے دریا کے کنارے
روشن ہے فضا جس کی ضیاؤں سے دل و جاں ۔۔۔ اس ماہ پہ قربان ہے دریا کے کنارے
پروانو! مبارک ہو مبارک۔ کہ فروزاں ۔۔۔ وہ شمع شبستان ہے دریا کے کنارے
اظہار تمنا میں کوئی روک نہیں ہے ۔۔۔ در ہے نہ ہی دربان ہے دریا کے کنارے
اللہ نے سن لی ہے دعائے سحر و شام ۔۔۔ مشکل مری آسان ہے دریا کے کنارے
کھیلا تھا جو اک کھیل محبت کا کسی دن ۔۔۔ اب چاک گریبان ہے دریا کے کنارے
دل دے چکے۔ یہ بات تو معلوم ہے سب کو ۔۔۔ حاضر مری اب جان ہے دریا کے کنارے
آوارہ و سرگشتہ و حیران و پریشاں ۔۔۔ اک بے سروسامان ہے دریا کے کنارے
وہ راگ محبت کا کبھی جس نے جو گایا ۔۔۔ ٹوٹی مری اب تان ہے دریا کے کنارے
خدمت سے پڑا دور رہے مہجور ہے مدحور ۔۔۔ مضطر پئے فرمان ہے دریا کے کنارے
آیا ہے بامید نگاہ کرم یار ۔۔۔ عصیاں سے پشیمان ہے دریا کے کنارے
گوپال کا گوکل ہے کہ جنگل میں ہے منگل ۔۔۔ کیا بات ہے کیا شان ہے دریا کے کنارے
بڑھتی ہوئی فوجیں ہیں تو اٹھتی ہوئی موجیں ۔۔۔ اللہ نگہبان ہے دریا کے کنارے
ہم جلد سنیں گے کہ ہوئی فتح محمد ۔۔۔ تبلیغ کا سامان ہے دریا کے کنارے
ان ریت کے ذروں میں کئی طور ہیں پنہاں ۔۔۔ کیا جلوۂ عرفان ہے دریا کے کنارے
کچھ پھول شگفتہ دم گفتار جھڑے تھے ۔۔۔ یہ ان کا گلستان ہے دریا کے کنارے
زنجیر کی جھنکار ہے ہمراہیو! دیکھو! ۔۔۔ یہ کون یہ جولان ہے دریا کے کنارے
کچھ ٹکڑے جگر کے ہیں تو کچھ خون ہے دل کا ۔۔۔ دعوت کا عجب خوان ہے دریا کے کنارے
مانو نہ مسیحائے محمد کی ضرورت ۔۔۔ نعمت کا یہ کفران ہے دریا کے کنارے
سجدے کئے نقش قدم یار پہ لاکھوں ۔۔۔ ثابت مرا ایمان ہے دریا کے کنارے
کیوں کہتے ہو کچھ بھی نہیں سب کچھ ہی یہاں ہے ۔۔۔ یاقوت ہے مرجان ہے دریا کے کنارے
جو پائے سکون دل ناکام تمنا! ۔۔۔ اس درد کا درمان ہے دریا کے کنارے
طے جس نے کیا ہفت منازل کا سفر خوب ۔۔۔ وہ رستم دستان ہے دریا کے کنارے
کہتا ہے مجھے حال دل زار۔ تو میں ہوں ۔۔۔ اور ان کا وہ داماں ہے دریا کے کنارے
تڑپے نہ کوئی تشنہ لبی سے لب ساحل ۔۔۔ ساقی تری دکان ہے دریا کے کنارے

اکمل وہ دلآرام کسی طرح سے ہو رام
بس یہ مجھے ارمان ہے دریا کے کنارے

اکمل عفا اللہ عنہ

عورتوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

دنیا میں یہ بات عام طور پر شاذ ہی جاتی ہے۔ کہ ہر مذہب کے پیرو اپنے مذہب کے بعض مسائل پر پوری پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اور بعض کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ مثلاً کسے علم نہیں کہ مسلمان سؤر کا نام تک لینا پسند نہیں کرتے۔ لیکن بعض مسلمان شراب کو شیر مادر کی طرح ہضم کر جاتے ہیں۔ حالانکہ حرمت میں دونوں کی ایک ہی نسبت ہے۔

اسی طرح مندرجہ ذیل حدیث میں ایک مسئلہ عورتوں سے متعلق بیان ہوا ہے۔ لیکن عموماً عورتیں اس پر عمل نہیں کرتیں۔ بخاری شریف میں آتا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان امرأۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن غسلھا من المحیض فامرھا کیف تغتسل قال خذی فرصۃ ممسکۃ فتطھری بھا قالت کیف اتطھر قال (النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تطھری بھا قالت کیف قال (النبی صلعم) سبحان اللہ تطھری فاجتبذتھا الیّ فقلت تتبعی بھا اثر الدم

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غسل حیض کے بارہ میں دریافت کیا حضور نے طریق غسل بتلایا۔ اور فرمایا کہ ذرا سی روئی میں مشک لگا کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس عورت نے کہا "کس طرح پاکی حاصل کروں"۔ حضور نے جواب میں فرمایا "پاکی حاصل کرو"۔ اس نے پھر پوچھا کہ کس طریق سے حضور نے فرمایا۔ "سبحان اللہ پاکی حاصل کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا۔ اور کہا کہ خون کے نشانات کے مقامات پر تھوڑا سا مشک ہے کر لگا دو

اس مسئلہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ جسم انسانی کے اعضا اپنی طاقت اور مضبوطی کی حالت میں امراض کے حملوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ لیکن کمزور ہونے کی صورت میں مرض کی مدافعت کے قابل نہیں رہتے بلکہ اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ یہی حال عورت کے اندرونی اعضاء کا ہے۔ حیض کے بعد جو کمزوری عورت کو لاحق ہوتی ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشک استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لیکن اس پر عمل نہ کرنے سے نسوانی امراض بے حد ترقی کر گئے ہیں۔ اس لئے میری رائے میں ہر عورت کو ہر ماہ یا کم از کم کبھی کبھی مشک ضرور استعمال کرنا چاہیئے ؃

اگر کہا جائے کہ یہ گراں چیز ہے اور ہر عورت اسے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ تو یہ خیال درست نہیں قادیان میں چوبیس روپے فی تولہ یعنی چار آنے کا ایک رتی مشک ملتا ہے۔ لاہور امرتسر اور دیگر بڑے شہروں میں اس کی نسبت نرخ سستا ہوگا۔ لہذا ایک وقت کے استعمال کے لئے یعنی ہر ماہ میں صرف ایک آنہ کا مشک کافی ہو سکتا ہے جو کہ ایک متوسط الحال عورت کے لئے کوئی مشکل نہیں ؃

بصورت دیگر ان اخراجات کو بھی دیکھنا چاہیئے جو کہ مختلف امراض لگ جانے کی صورت میں پیش آتے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

نیز بخاری شریف میں ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہمیں حیض کے بعد کست اظفار جسے پنجابی میں کُٹھ کہتے ہیں استعمال کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ تو یہ مشک سے بہت ارزاں چیز ہے ؃

غلام محمد لاہوری کی فتنہ انگیزی کے خلاف

جماعت ہائے احمدیہ کی قراردادیں

جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آرا منظور کئے گئے

(۱) یہ اجلاس حکومت پنجاب کی توجہ غلام محمد (احمدیہ بلڈنگس) لاہور کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کی طرف مبذول کراتا ہے جس میں اس نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں جنہیں لاکھوں انسان نہایت ہی محترم و معزز ہستی یقین کرتے ہیں۔ اور اپنی حقیقی ماؤں سے بھی زیادہ قابل عزت و احترام سمجھتے ہیں انتہائی بے شرمی سے کام لیتے ہوئے ایسے ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جنہیں پڑھ کر ہر احمدی کا خون کھولنے لگتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ٹریکٹ کو فوراً ضبط کرے اور اس کے مصنف کے خلاف مؤثر کارروائی کرے۔

جماعت احمدیہ لدھیانہ

۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ لدھیانہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں جو زیر صدارت مولوی برکت علی صاحب لائق منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن اتفاق آراء سے پاس کیا۔

یہ جلسہ بیغام بلڈنگس لاہور کے مقیم غلام محمد کے ٹریکٹ بعنوان "بیعت رضوان کی حقیقت" کے خلاف غم و غصہ اور انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت عالیہ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ فوراً قانونی کارروائی کرے ورنہ اس اشتعال انگیزی کے نتیجہ میں کوئی حادثہ ہوا تو اس کے نتائج کی ذمہ داری اس پر عائد ہوگی۔

خاکسار سید صوفی محمد عبدالرحیم
وائس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ

جماعت احمدیہ دہلی

انجمن احمدیہ دہلی نے اپنے ایک عام اجلاس منعقدہ ۱۸ مارچ میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے منظور کیا۔

یہ اجلاس غلام محمد لاہوری کے ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" کے خلاف سخت غصہ اور نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں نہایت ناپاک اور گندے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ غلام محمد لاہوری کے خلاف مؤثر کارروائی کر کے اس شرارت کا فوری سد باب کرے

خاکسار عبدالحمید سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ لائل پور

انجمن احمدیہ لائل پور کے اجلاس عام میں جو ۱۷ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

ایک نہایت ناپاک گندہ دہن اور بدگو شخص مسمی غلام محمد ولد دین محمد نے اپنے ٹریکٹ "بیعت رضوان کی حقیقت" میں حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ذات ستودہ صفات پر جو کمینہ حملے کئے ہیں۔ تمام جماعت احمدیہ لائلپور کے ممبر انہیں انتہائی نفرت اور حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور سخت غم اور غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کرے

بشیر احمد جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ لائلپور

(۲) مجلس انصار اللہ لائل پور نے ۱۷ مارچ کے اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

مسمی غلام محمد ساکن احمدیہ بلڈنگس لاہور کی اس دریدہ دہنی نے جس کا اظہار اس نے اپنے ایک ٹریکٹ میں کیا ہے۔ ہمارے دلوں کو خون کر دیا ہے۔ اور انتہائی غم و غصہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ انجمن انصار اللہ کا یہ اجلاس جہاں اپنے اخلاص کے پھول حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت کے ہر فرد کے قدموں پر نچھاور کرتا اپنے لئے باعث نجات یقین کرتا ہے۔ وہاں اس کمینہ شخص پر ہزار ہزار نفرین بھیجتا ہے۔ نیز گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ غلام محمد مذکور کے خلاف فوری اور مناسب قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ سکرٹری انجمن انصار اللہ۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ

انجمن احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کا مشترکہ اجلاس ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء مسجد کبوترانوالی میں ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوا مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب کی توجہ شیخ غلام محمد مقیم احمدیہ بلڈنگس لاہور کے ٹریکٹ موسومہ "بیعت رضوان کی حقیقت" کی طرف مبذول کراتا ہوا۔ درخواست کرتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس شرارت کا فوری سد باب کرے اور اس خبیث الفطرت انسان کے خلاف ایسی کارروائی کرے۔ جس سے آئندہ ایسی شرارت کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ نیز اس پریس کے خلاف بھی مناسب کارروائی کرے۔ جس میں ایسا گندہ اور اشتعال انگیز ٹریکٹ چھپا ہے۔ کیونکہ اس ٹریکٹ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے علاوہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی شان مبارک میں جنہیں لاکھوں انسان اپنی ماؤں سے زیادہ احترام سے دیکھتے ہیں سخت ناپاک الفاظ استعمال کئے گئے۔

عبدالرؤف سکرٹری خدام الاحمدیہ سیالکوٹ

جماعت احمدیہ اٹھوال

۱۴ مارچ بعد نماز فجر مسجد احمدیہ اٹھوال میں زیر صدارت چوہدری کریم بخش صاحب پریذیڈنٹ نیشنل لیگ اٹھوال نیشنل لیگ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

ہم ممبران نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ مسمی غلام محمد مقیم احمدیہ بلڈنگ لاہور کے متعلق ضروری کارروائی کرے۔ جس میں اس نے جماعت احمدیہ کی سخت دل آزاری کی ہے۔ اگر حکومت نے ایسے شخص کے متعلق سہل انگاری سے کام لیا۔ اور مجرم کو قرار واقعی سزا نہ دی گئی۔ تو امن عامہ میں جو خلل واقع ہوگا۔ اس کی تمام تر ذمہ واری حکومت پر ہوگی۔ دین محمد سکرٹری نیشنل لیگ اٹھوال۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

ہٹلر کا نیا متوقع شکار — رومانیہ

لنڈن سے ۱۸ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ چیکو سلواکیہ۔ بوہیمیا اور موراویا وغیرہ پر اپنے مکمل قبضہ و تسلط کے بعد ہٹلر کی نگاہ اب رومانیہ پر پڑ رہی ہے۔ جرمنی نے رومانیہ سے بعض اہم مطالبات کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہاں سے برآمد ہونے والے تمام مال کا اجارہ جرمن کو دے دیا جائے۔ نیز یہ کہ رومانیہ کلیۃً ایک زراعتی ملک بن جائے۔ یہ مطالبات جرمن کے ایک خاص نمائندہ نے حکومت رومانیہ کے سامنے پیش کئے جو مسترد کر دئیے گئے۔ اس استرداد سے صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ اس کے فوراً ہی بعد شاہی کونسل کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملک کی آزادی کو قائم و برقرار رکھنے کے لئے مناسب تجاویز کی گئیں۔ اور حالات کی نزاکت کے پیش نظر ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں نے ایک مشترکہ پارٹی بنالی ہے بالکل اسی طرح جس طرح کہ ۱۹۱۴ء میں فرانس میں ہوا تھا۔

چیکوسلواکیہ پر قبضہ اور جمہوریتیں

حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر متعینہ برلن کو ہدایت کی ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ کو مطلع کر دے۔ کہ موجودہ واقعات معاہدہ میونچ کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ اور اس کی یہ کارروائیاں سراسر خلاف قانون ہیں۔ اسی طرح حکومت فرانس نے بھی اپنے سفیر کو ہدایت کی ہے۔ کہ اس کا یہ نظریہ حکومت جرمنی کو بالوضاحت پہنچا دے۔ کہ وہ چیکو سلواکیہ میں اس کی مداخلت کو جائز تسلیم نہیں کرتا۔ فرانسیسی پارلیمنٹ نے ایک بل پاس کر کے موجودہ حالات کے پیش نظر وزیر اعظم کو خاص اختیارات دے دئیے ہیں۔

امریکہ کے صدر کی اجازت سے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں اس قبضہ کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس قسم کی خلاف قانون کارروائیاں۔ اور ایسی سرکش اور خود سر حکومتیں دنیا کے امن کو برباد کرنے۔ اور موجودہ تہذیب کو مٹانے کی دھمکی دے رہی ہیں۔ اس بیان میں چیکو سلواکیہ کے خاتمہ کو ایک عارضی خاتمہ کہا گیا ہے اور لکھا ہے کہ امریکہ جرمنی کے اس قبضہ کو کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کرے گا۔

ایک اور عجیب خبر یہ ہے کہ جرمنی کی فوجیں فرانس کی جنوب مشرقی سرحد کی طرف روانہ ہو گئی ہیں۔ گو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ ان کے فرانس کی طرف بڑھنے کا کیا مقصد ہے۔ برطانوی پریس جو پہلے عام طور پر ہٹلر سے مصالحت رکھنے کی پالیسی کا مؤید تھا۔ اب اس کے خلاف سخت مضامین لکھ رہا ہے۔ اور اس کے اس اقدام کو وحشت اور درندگی سے تعبیر کر رہا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کا تازہ اعلان

۱۷ مارچ کو برمنگھم میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جو مجھے امن سے زیادہ عزیز ہو۔ اور جسے امن پر قربان کرنے میں مجھے تامل ہو۔ صرف ہماری ملکی آزادی ہے۔ جسے ہم کسی صورت میں قربان نہیں کر سکتے۔ اگر برطانوی قوم کو چیلنج کیا گیا۔ تو یہ خیال کرنا۔ کہ ہم اس کا جواب پوری طاقت سے نہیں دیں گے۔ بہت بھاری غلطی ہے

یورپ میں اس وقت نہایت اہم سیاسی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ اور دنیا کی رائے عامہ کو اس وقت جو دھکا لگا ہے اتنا شدید دھکا اس سے قبل کبھی نہیں لگا۔ حتےٰ کہ جرمنی کا عہد حکومت بھی دنیا کو اتنا متاثر نہیں کر سکا تھا۔ ان واقعات سے پیدا ہونے والے نتائج کے متعلق تو میں فی الحال کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ ان سے بہت دور رس نتائج پیدا ہوں گے۔ اس مسئلہ کے متعلق میں نے پچھلے دنوں جب ایک بیان دیا تھا۔ اس وقت مجھے حالات کا پوری طرح علم نہ تھا معاہدہ میونچ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جب سے میں برسر اقتدار آیا ہوں میری یہ پالیسی رہی ہے کہ مختلف ممالک کے باہمی تنازعات کا تصفیہ باہمی گفت و شنید سے کیا جائے۔ اور ہٹلر سے ملاقات کر کے میں یہ بھی فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں اس کے کیا خیالات ہیں۔ اور اس پالیسی میں اس کا اشتراک عمل حاصل کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

چیکوسلواکیہ پر قبضہ کا اثر جرمن کی اقتصادی حالت پر

معلوم ہوا ہے کہ چیک علاقوں پر قبضہ کی وجہ سے جرمنی کو اقتصادی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ کیونکہ اس ملک میں اسلحہ کا عظیم الشان اور بہترین ذخیرہ موجود ہے۔ اور اسلحہ کی اتنی بڑی مقدار موجود ہے۔ کہ جرمنی فوج جو چالیس ڈویژنوں پر مشتمل ہے تمام کی تمام جدید ترین اور اعلےٰ اسلحہ سے مسلح کی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں دو کروڑ پچاس لاکھ پونڈ کا سونا بھی جرمنی کے قبضہ میں آیا ہے۔ قریباً دو کروڑ پونڈ کی مالیت کی سرکاری جائیدادیں بھی ہیں۔ خام اشیاء کا بہت بڑا ذخیرہ اس کے ہاتھ لگا ہے۔ ۱۸ لاکھ پچاس ہزار کھڈیاں اور قریباً ستر ہزار پارچہ بافی کے کارخانہ جات پر بھی اس کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اور اس طرح اس کی مالی حالت بہت اچھی ہو گئی ہے۔

فلسطین کانفرنس کا اختتام

فلسطین کے متعلق برطانوی تجاویز پیش ہو چکی ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ عربوں نے ان کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ کانفرنس اب ختم ہو چکی۔ اور حکومت اپنی تجاویز کو عملی صورت دینے کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ عرب ڈیلیگیشن کے سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اس کانفرنس کی ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ عرب نمائندوں نے یہ اصول تسلیم کر لیا تھا۔ کہ آزاد سٹیٹ کے قیام تک انتدابی طرز حکومت قائم رہے۔ لیکن ان کا مطالبہ تھا۔ کہ اس کا وقت معین ہو جانا چاہیئے۔ لیکن حکومت برطانیہ اس کے لئے کوئی وقت معین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ اور وہ کہتی ہے۔ کہ انتداب اس وقت ختم ہوگا۔ جب عرب اور یہودی کامل تعاون کے ساتھ کام کرنے کی سپرٹ اپنے اندر پیدا کر لیں گے۔ ہم میعاد کی تعیین کے بغیر اس اصل کو اس لئے تسلیم نہیں کرتے۔ کہ اس سے یہودیوں کے لئے یہ موقعہ ہوگا۔ کہ وہ آزاد سٹیٹ کے قیام میں غیر محدود زمانہ کے لئے روکاوٹیں پیدا کرتے رہیں۔ اس معاملہ پر کانفرنس ٹوٹ گئی۔ اور ہجرت۔ زمین کی فروخت۔ آئینی تبدیلیاں۔ اور ایسے ہی دیگر سوالات پر بھی کوئی بحث تمحیص نہ ہو سکی۔ اگر انتدابی میعاد مقرر کر دی جاتی تو پھر عربوں کو اسے تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہ ہوتا۔ اب حکومت برطانیہ اپنا مجوزہ نظام وہاں قائم کر دے گی۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے وہاں امن قائم نہیں ہوگا۔ بلکہ خطرہ ہے کہ حالات زیادہ نازک صورت نہ اختیار کر لیں۔

قادیان محلہ دار الرحمت و محلہ مسجد ریتی چھلہ کے پریذیڈنٹ

چونکہ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کو محلہ دار الرحمت کی پریذیڈنٹی سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اور محلہ مسجد ریتی چھلہ کے پریذیڈنٹ چوہدری علی محمد صاحب بوجہ دیر تک باہر رہنے کے کام نہیں کر سکتے۔ اور اس بنا پر انہوں نے استعفار داخل کر دیا ہے۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے اس لئے مرزا محمد افضل بیگ صاحب کو محلہ دار الرحمت کا اور مسجد محلہ ریتی چھلہ کا مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی فاضل کو پریذیڈنٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ ہر دو تقرریاں ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک کے لئے ہوں گی۔

ناظر اعلیٰ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ ملک شیر ولد عمر بخش ذات راجپوت۔ سکنہ چک ۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کیلئے مؤرخہ ۸ ۵ ۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۲ ۳

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی اے ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فضل دین ولد علی محمد۔ ذات ارائیں۔ سکنہ چک ۱۸۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۱۰ ۵ ۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۲ ۳

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین صاحب بہادر۔ مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ دولت رام لچھمن داس ولد چوہدری رام۔ ذات ککڑ۔ سکنہ قاضیاں۔ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۴ ۴ ۳۵ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۱۲ ۳ ۳۵

(دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

حفسیم :-

خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے قیمت دو روپیہ

فاسفیم ٹانک

اعصابی کمزوری۔ دماغی کمزوری۔ قلت خون۔ دل کی دھڑکن ضعف معدہ الغرض جملہ اعضائے رئیسہ کی طاقت کے لئے بیحد مفید دوا ہے۔ قیمت تین روپیہ و پانچ روپیہ

بغیر اپریشن موتیابند کا علاج

موتیابند اتر چکا ہو یا اتر رہا ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کلی فائدہ ہوگا۔ دوائی کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی ہے۔ اگر اپریشن ہو چکا ہو۔ تو بھی اس دوائی کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اس کے استعمال کے بعد عینک کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ایک ماہ کے لئے چار روپے۔

نوٹ:۔ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض اور سل و دق اور اسی قسم کے دوسرے خطرناک امراض جن کے علاج سے آپ مایوس ہو چکے ہوں۔ ان کے متعلق مجھے لکھیں یا مجھ سے ملیں۔

ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ ایم۔ ایچ۔ بی بنگالی ہومیوپیتھک فارمیسی قادیان

ارزاں اور باموقعہ زمین

نمبر ۱ نقشہ ذیل کے قطعات ۳۰ فٹ چوڑی سڑک پر مبلغ ۳۵۰ روپے کنال اور ۱۴ فٹ چوڑی سڑک پر مبلغ ۲۵۰ کنال کے حساب سے قابل فروخت ہیں۔ ہر قطعہ کو دونوں طرف سڑک لگتی ہے جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے۔

شمال

محلہ دار الشکر

کوٹھی حضرت نواب محمد علی خان صاحب

جنوب

نمبر ۲ محلہ دار الفضل غربی میں ایک قطعہ ۱۳ مرلے قیمت ۸۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ متفرق قطعات مختلف محلہ جات میں بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ احباب مشاورت کے ایام میں یا قبل ازاں بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر سکتے ہیں۔

مینیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ پی سی۔ ایس سب جج بہادر ملتان۔ دعوے دیوانی ۱۹۳۵ء

دوکان ہندو خاندان مشترکہ موسومہ گوبند رام۔ سدانند جو کاروبار شراکتی بمقام ملتان میں کرتا ہے بذریعہ گوبند رام ولد ایسر داس ذات چھڑہ۔ سکنہ بشنستان کارکن ممبر خاندان مذکور۔ بنام غلام محمد ولد امیر بخش قوم خواجہ بہل پیشہ دوکانداری سکنہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ۔ ضلع جھنگ۔ مالک دوکان موسومہ امیر بخش غلام محمد واقعہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام محمد مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام محمد مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر غلام محمد مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۴ ماہ اپریل ۱۹۳۵ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۳۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

بقیہ صفحہ ۲

سے نہیں۔ بلکہ جابرانہ طور پر ہمارے حقوق پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ اور بعض سکھوں کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ جابرانہ طور پر اس زمین پر قبضہ کریں گے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو چیلنج کا رنگ رکھتی ہے اور ایک ایسی بے غیرتی پیدا کرنے والی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہم میں نہیں۔ پس اس وقت عزت کا سوال ہے۔ اور ہم اپنی عزت کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

یہ جگہ عیدگاہ اور قبرستان کے درمیان چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ جو چالیس سال سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے خاندان کے قبضہ میں ہے۔ اور ہماری طرف سے عدالت دیوانی میں دعوےٰ دائر ہے اور عارضی طور پر یہ حکم امتناعی بھی جاری ہو چکا ہے کہ تا فیصلہ سکھ کوئی کارروائی نہ کریں مگر اس کے باوجود انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۲۶ مارچ کو ہماری اس زمین میں یورش کریں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کا مکمل انتظام رکھیں گے۔ اگر حکومت نے سکھوں کی بے جا مداخلت کو روکنے کا انتظام کیا تو ہم خاموش رہیں گے۔ لیکن اگر حکومت نے کوتاہی کی۔ تو ہم سکھوں کو تعدی اور ظلم اور جابرانہ طور پر دست اندازی کرنے سے روکیں گے۔ جس پر وہ آمادہ ہو رہے ہیں۔ اور اپنی چیز کی حفاظت کریں گے۔ ہم نے اس کے لئے پورا انتظام کر لیا ہے۔ اب صرف دوستوں کا یہ کام ہے۔ کہ وہ چوکس و ہوشیار رہیں۔ اور جب بھی منتظمین کی طرف سے آواز ان کے کانوں میں پہنچے سب کام چھوڑ کر فوراً پہنچ جائیں اور انتظام کرنے والوں کی ہدایات پر عمل کریں (آوازیں ضرور ضرور)

جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی تقریر

آخر پر میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نے مختصر تقریر کی اور کہا۔ میرا خیال ہے کہ یہ چیلنج اور یہ کام صرف چند افراد کا ہے۔ ورنہ میرے نزدیک گردونواح کے سارے سکھ اس بات کے معترف ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ہر رنگ میں ان کی ضرورتوں کو پورا کرتی اور ان کی امداد کرتی رہتی ہے۔ اور میرے نزدیک گردونواح کے سکھ ان چند افراد کی اس تجویز سے ہرگز متفق نہ ہوں گے۔ کیونکہ میں یہ نہیں سمجھتا کہ سکھ قوم بالکل ہی اپنے احساسات کو کھو چکی اور وہ اس کے بد نتائج کے سمجھنے سے قاصر ہے۔ پس یہ چند افراد کی شرارت ہے اور بالغرض اگر واقعی ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ چیلنج میں کہا گیا ہے۔ تو پھر اس پروگرام پر عمل کرنا ضروری ہے جو کہ دوسرے اصحاب نے ابھی پیش کیا ہے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

دہلی۔ ۱۹ مارچ۔ گاندھی جی کے مشورہ سے جے پور ستیہ گرہ کونسل کے انچارج نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہاں ہر قسم کی سول نافرمانی کا پروگرام معطل کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۹ مارچ حکومت ہند کے ممبر خزانہ سر جیمز گرگ نے آج گاندھی جی کے ساتھ ان کی قیامگاہ پر ملاقات کی۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے تبادلہ خیالات کرتے رہے۔

پشاور۔ ۱۹ مارچ وزیر اعظم صوبہ سرحد نے آج اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ احمد زئی قبیلہ پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ وہ دور کر دی گئی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے یقین دلایا ہے۔ کہ وہ مجرموں کا سراغ لگانے کے علاوہ ان کی سرگرمیوں سے حکومت کو بر وقت اطلاع دیتے رہیں گے۔ اب وہ بلا روک ٹوک بنوں میں داخل ہو سکیں گے۔

بمبئی۔ ۱۹ مارچ۔ حکومت بمبئی نے جو تنسیخ شراب کی جو مہم جاری کی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے بنوشوں نے ایک بحری ہوٹل جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت بمبئی شراب کے اشتہارات کی اشاعت بھی عنقریب ممنوع قرار دینے والی ہے۔

قاہرہ ۱۹ مارچ ... سعیدے تین میل کے فاصلہ پر قدیم زمانہ کی جو قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ان میں بیش بہا خزائن مدفون ہیں۔

لنڈن ۱۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پرتگال اور فرانکو گورنمنٹ کے مابین ایک معاہدہ مودت پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ڈھاکہ ۱۹ مارچ۔ آج شام یہاں ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جھگڑا کی بنا یہ تھی۔ کہ ایک سائیکل سوار مسلمان سے ٹکرا کر ایک ہندو راہگیر گر پڑا تھا۔ اس فساد میں ۱۷۔ اشخاص زخمی ہوئے۔ جن میں چار کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

پیرس ۱۹ مارچ۔ فرانسیسی نوآبادیات کے وزیر نے نوآبادیاتی کمیٹی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نوآبادیات میں فوج دوگنی کر دی گئی ہے اور گورنمنٹ ہر ہنگامی صورت حالات کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔

شولاپور۔ ۱۹ مارچ۔ حیدرآباد کے مسلم اخبارات نے جلی طور پر یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ اپنے ان احکام پر نظر ثانی کی تجویز کر رہی ہے جن پر رعایا کو اعتراض ہے۔

پٹنہ ۱۹ مارچ۔ بہار گورنمنٹ نے ابتدائی تعلیم کو ایک نظام کے ماتحت لانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس نے رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ صوبہ میں مزید بیس ہزار سکول جاری کئے جائیں۔ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تین کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

ناگپور ۱۹ مارچ سی۔ پی اسمبلی میں ایک کانگرسی ممبر کے سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ کانگرسی ممبران اسمبلی کی نگرانی سی۔ آئی۔ ڈی نہیں کرتی۔

بوڈاپسٹ ۱۹ مارچ۔ ہنگری کا روتھینیا پر مکمل قبضہ ہو گیا ہے۔ آج کیبنٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ وہاں فوجی انتظام قائم کر دیا جائے۔

دہلی ۱۹ مارچ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ مقامی ہندو کالج کو ایک لاکھ روپیہ گرانٹ دی جائے۔ تا کہ وہ دہلی فیڈرل یونیورسٹی میں شریک ہو سکے۔

لکھنؤ ۱۹ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس سوشلسٹ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ورکنگ کمیٹی میں شریک نہ ہوگی۔ ہاں اگر کوئی ممبر چاہے۔ تو انفرادی حیثیت میں شریک ہو سکتا ہے۔

میمل ۱۸ مارچ علاقہ میمل کے جرمن پریذیڈنٹ نے ایک پبلک تقریر میں کہا کہ حکومت لیتھونیا کو چاہئے۔ کہ ہمیں جرمنی کے ساتھ ملحق ہونے کی اجازت دیدے۔ حکومت کو اس علاقہ کے مصائب کا بخوبی علم ہے۔ اور اس وجہ سے اسے جو پریشانیاں پیش آتی ہیں۔ ان سے بھی وہ بخوبی آگاہ ہے۔ اور ان سب کا علاج یہی ہے۔ کہ میمل کا علاقہ جرمنی سے ملحق ہو جائے۔

پشاور۔ ۱۹ مارچ حکومت سرحد نے اعلان کیا ہے۔ کہ چند ہندوؤں اور سکھوں پر کسی نامعلوم گروہ کی طرف سے حملہ اور اس کے نتیجہ میں پشاور میں خوف و ہراس کی خبر بالکل غلط ہے۔

لنڈن ۱۸ مارچ پارلیمنٹری حلقوں میں یہ خیال عام ہو رہا ہے۔ کہ لارڈ ہالیفکس کوشش کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کی موجودہ حکومت کے بجائے یہاں ایک قومی حکومت قائم کریں۔ جو جرمنی کی ریشہ دوانیوں کا سختی سے مقابلہ کر سکے۔ مسٹر ایڈن اور چرچل بھی اس میں شامل کئے جائیں گے۔

بمبئی ۱۹ مارچ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر مسٹر نریمان نے صدر کو ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ تری پوری کانگرس میں پنڈت پنت کا جو ریزولیوشن پاس ہوا۔ وہ پبلک جلسہ کے طریق کار کے ابتدائی و بنیادی قواعد کے رو سے خلاف قانون اور ناجائز ہے۔ آپ نے اپنے ہم خیال دیگر ڈیلیگیٹوں سے بھی اپیل کی ہے۔ کہ اس نظریہ کی تائید کریں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔